پروفیسر ابوطلحہ عثمان

# کچھ علاج اس کا بھی اے چارہ گراں!

# گلی محلوں میں روز افزوں گالی گلوچ

آیا تھا کس لیے تو کیا کر چلا جہاں میں
یہ مرگ و زیست دونوں آپس میں ہنستیاں ہیں

رسول مقبول ﷺ نے ساڑھے چودہ سو سال پہلے ایک اعلیٰ نمونہ اخلاق پیش فرما کر ارشاد فرمایا تھا:

سباب المسلم فسوق وقتاله كفر

''مسلمان کا مسلمان کو گالی دینا نافرمانی اور گناہ ہے اور مسلمان کو قتل کرنا کفر ہے۔'' (الحدیث)

میرے بچپن کی بات ہے یعنی کوئی نصف صدی پیشتر ایک رشتے دار عورت نے خیر خواہی کے طور پر مجھے ڈانٹ دیا تو میں نے ایک عامیانہ لفظ بول دیا۔ اسے ایک حیوان سے تشبیہ دے دی، یہ گویا غصہ میں گالی دینا تھا۔ ماں نے تھپڑ مار دیا، بہنوں نے اپنے سے دور کر دیا اور جب تک میں نے معافی مانگ کر توبہ نہ کی مجھے گھر اور افراد خانہ سے بے تعلق کر دیا گیا۔ احساس ہوا، پکی سچی توبہ کی۔ الحمدللہ وہ دن اور آج کا دن گالی زبان پر نہ آئی۔ یہ ان بزرگ خواتین کی تربیت تھی۔ سکول میں داخلہ ہوا، استادوں نے تربیت کی۔ گھر میں والدہ کی تعلیم قرآن' سکول میں اساتذہ کا کردار اور تربیت ...... ہاں ایک استاد مرحوم کا تکیہ کلام ایک مخصوص بے حیائی والی گالی تھا، اللہ جانے ایسا کیوں تھا۔ حالانکہ وہ بھی شاگردوں کو اچھا ہی پڑھاتے تھے۔ طلباء کی اکثریت بھی ان مرحوم استاد کے اس انداز سے نفرت رکھتی تھی۔ اس کے بعد پرائمری سے مڈل، مڈل سے ہائی اور پھر کالج اور یونیورسٹیاں جہاں بھی استفادے اور علمی پیاس بجھانے کا موقعہ ملا...... درمیان میں دینی مدارس، عربی و اسلامی علوم کے مراکز سے بھی نسبت رہی مگر پاکستان سے لے کر ریاض یونیورسٹی تک علمی اداروں کو اپنی مادر علمی سمجھا، اساتذہ سے بھرپور استفادے کا موقعہ ملا۔ ایک طویل عرصہ کم و بیش ربع صدی بطور شاگرد کتابوں اور استادوں سے ربط و ضبط کا موقع رہا مگر اس دوران پاکستان کے دیہاتوں اور شہروں سے یعنی جھنگ سے لاہور اور لاہور سے کراچی تک پھر حجاز مقدس، مکہ، مدینہ جدہ سے ریاض اور طائف تک عوام و خواص سے واسطہ پڑتا رہا' بچوں سے بڑوں تک اور مردوں سے عورتوں تک وہ بات نہ تھی جو ابھی پانچ سات سال میں دیکھنے کو مل رہی ہے۔ اپنے محلے کو دیکھیں تو ہر دوسرا چوتھا شخص ایسی ایسی گالیاں دے رہا ہوتا ہے کہ جی چاہتا ہے کہیں بھاگ جائیں مگر بھاگ کر کہاں جائیں؟

دوسرے محلے میں ایک ریٹائرڈ ماسٹر صاحب جن کے سر پر ایک بھی بال بھورا نہیں، سب سفید ہو کر دم بدم رخصت ہو رہے ہیں' ان کی ایک بات میں اگر دو نہیں تو ایک بھرپور گالی ضرور ہوتی ہے، ایک مہر صاحب' رئیس علاقہ کسی سے گپ شپ

لگاتے ہوئے بھی ایک منٹ میں دوتین گالیاں سنا دیتے ہیں اور کوئی آدمی بات نہ سن سکے اور پوچھے تو چار گالیاں اضافے کے ساتھ سنا دیتے ہیں' دکان پر دو جوان دوست سودا لینے اکٹھے ہو جائیں ایک دوسرے کی بہنوں کا گالیوں کے ساتھ مذاکرہ عین عبادت سمجھتے اور عملدرآمد کرتے ہیں' ساتھ کھڑی سودا سلف لینے آئی نو عمر بچیاں حیرت سے منہ تکتے بالآخر اپنے گھروں کو سدھارتی ہیں' اب حال یہ ہے کہ نزدیکی میدان میں کھیلتے بڑے بچے ایک دوسرے کو بہت ہی ننگی فحش گالیاں دیتے سنائی دیتے ہیں' اللہ جانے وہ ان گالیوں کا معنی بھی سمجھتے ہیں یا صرف اپنے کو نا سعید ماں باپ کی ناخلف اولاد ثابت کرنے کے لیے ایک دوسرے کی بہنوں ماؤں کو ننگی گالیاں سننا اور سنانا ضروری سمجھتے ہیں اور اب تو حال یہ ہو گیا ہے کہ چار پانچ سال کے ناسمجھ بچے ایسی فحش گالیاں بکتے ہیں کہ ہمیں دہرانا بھی' نہیں نہیں' سوچنا بھی گوارا نہیں' یہ گالیاں' یہ بے حیائی اور بدطینتی کے بنیادی راستے، ان کا علاج کون سوچے گا' کب سوچے گا' اس کا انجام کیا ہوگا؟

جن زبانوں سے درود اور کلمہ توحید کے سوا کچھ نکلنا محال ہوتا تھا' زبانیں جو ذکر الٰہی سے ہمہ وقت تر رہتی تھیں' اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا تھا:

''جو شخص دو جبڑوں کے درمیان کی چیز (یعنی زبان) اور دو ٹانگوں کے درمیان کی چیز (یعنی شرم گاہ) کی مجھے ذمہ داری دے دے' میں اس کے لیے جنت کی ذمہ داری لیتا ہوں۔'' (الحدیث)

مسلمانوں سے اسلامی معاشرت چھن گئی، اسلامی معاشیات چھن گئی اسلامی عبادات جاتی رہیں' اسلامی اخلاق چھن گئے، لے دے کے یہی شرم و حیا تھی کیا اب وہ بھی ختم ہونے کو ہے، کیا اللہ کا یہ فرمان یاد نہیں کہ جب لوگ فسق و فجور اور بے حیائی کو بے دھڑک اپنا لیتے ہیں تو ہم ان کی بستیوں کو تباہ و برباد کر چھوڑتے ہیں۔ گالی گلوچ، بے حیائی اور سخت نافرمانی ہے۔ اللہ کی طرف سے، اللہ کے فرشتوں کی طرف سے پھٹکار پڑتی ہے۔ پھر نہ دنیا کا سکھ چین' نہ مرنے کے بعد سکون و آرام۔ کاش بڑے سوچیں اور چھوٹوں کو ٹوکیں اور روکیں' اللہ کی لاٹھی بے آواز برسا کرتی ہے' اس کی پکڑ بڑی شدید ہے، بے عملی اس کی ناراضی کا اتنا بڑا سبب نہیں ہے جتنا بدعملی ہے۔ جانوروں کو، درندوں کو، کتوں بلوں کو ہم نے لڑتے دیکھا ہے۔ کسی کو گالی گلوچ کرتے نہیں دیکھا' انسانی شرف کا کیا یہی تقاضا ہے کہ اپنی پاک زبانوں کو گندی گالیوں کے اظہار سے ناپاک اور گندا کیا جائے۔ کیا انسان کا بچہ انسانی شرف پر غور کرے گا

بسکہ مشکل ہے ہر اک کام کا آساں ہونا
آدمی کو میسر نہیں انساں ہونا

آدم مسجود ملائک۔ کیا اس کا بیٹا ملائک پر انہی گالی گلوچ اور ننگی بے حیائی والی باتوں کی بنیاد پر ممتاز حیثیت کا مالک اور اشرف المخلوقات کہلانے کا مستحق ٹھہرا ہے۔ اللہ کا واسطہ دے کر عرض ہے کہ آج سے ہی جس زبان سے گالی سنیں اسے نرمی اور سختی دونوں طرح فوراً روکیں ورنہ اس بے حیائی کے سیلاب میں سب بہہ جائیں گے۔ اور......

تمہاری داستاں تک بھی نہ ہو گی داستانوں میں